ادھار خرید وفروخت میں خریدار مدت سے پیسے لیٹ کرے تو زیادہ پیسے لینے کا حکم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3108

تاریخ اجراء: 10ربیع الاوّل1446ھ/13ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میں ایک مشین دس لاکھ کی خریدتا ہوں، اور ایک سال کے ادھار پر 15 لاکھ کی بیچ دیتا ہوں، تو اگر خریدار ایک سال سے زیادہ، پیسے لیٹ کرے تو میں زیادہ پیسے لے سکتا ہوں؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں متعین مدت سے زیادہ پیسے لیٹ ہونے پر اضافی رقم لینا جائز نہیں کیونکہ یہ تعزیر بالمال (مالی سزا) ہے اور تعزیر بالمال منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل کرنا ناجائز و حرام ہے، البتہ کسٹمر پر لازم ہے کہ بلاوجہ شرعی رقم کی ادائیگی میں تاخیر نہ کرے، اگر بیچنے والے کی رضا کے بغیر، بلا اجازت شرعی تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا لیکن اس وجہ سے اس سے جرمانہ لینا، کسی صورت میں جائز نہیں۔

تاخیر پر اضافی پیسے لینے سے متعلق پارہ 3، سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 278 میں موجود اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا﴾ کے تحت حجۃ الاسلام امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ”حظر أن یؤخذ للأجل عوض۔۔۔ولا خلاف انہ لو کان علیہ الف درھم حالۃ فقال لہ اجلنی و ازید ک فیھا مائۃ درھم لا یجوز لان المائۃ عوض من الاجل“ ترجمہ: مدت کے بدلے میں عوض لینے کی ممانعت ہے ۔۔۔اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر کسی پر ایک ہزار دراہم دَین ہوں اور وہ دائن سے کہے کہ مجھے اور مہلت دے دو تو میں سو درہم زیادہ دوں گا، یہ جائز نہیں کیونکہ یہاں سو درہم مدت کے عوض میں ہیں۔ (اور مدت کا عوض لینا جائز نہیں ہے۔) (احکام القرآن للجصاص، ج 1، ص 566، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

شمس الائمہ محمد بن احمد السرخسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "المبسوط" میں لکھتے ہیں: "مقابلة الأجل بالدراهم ربا، ألا ترى أن في الدين الحال لو زاده في المال ليؤجله لم يجز" ترجمہ: مدت کے مقابلے میں (قیمت کے علاوہ) دراہم لینا سود ہے، کیا تو نہیں دیکھتا کہ فوری دین میں اگر مدیون نے مال میں زیادتی کر دی تاکہ دائن اسے مزید مدت دے تو یہ جائز نہیں ہے۔ (المبسوط للسرخسی، کتاب البیوع، ج 13، ص 126، دار المعرفة، بیروت)

مالی جرمانہ جائز نہیں، چنانچہ بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: "التعزیر بالمال کان فی ابتداء الاسلام، ثم نسخ" ترجمہ: مالی جرمانہ اسلام کے ابتدائی دور میں تھا، پھر منسوخ ہو گیا۔ (بحر الرائق، ج 5، ص 44، دار الکتاب الإسلامي)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "تعزیر بالمال منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل جائز نہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 5، ص 111، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net